بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرجل يكون قائما فيصلي فيسمع الإقامة وقد صلى؟

(کوئی شخص اگر نماز پڑھ رہا ہو اور دورانِ نماز اقامت کی آواز سن لے تو کیا کرے؟)

محمد محفوظ حسین

اگر کوئی شخص سنت (نفل) نماز ادا کر رہا ہو اور دورانِ نماز اقامت شروع ہو جائے تو راجح یہی ہے کہ وہ شخص اپنی نماز اسی وقت توڑ دے اور باجماعت نماز میں شامل ہو جائے۔ ہم اس کے دلائل یہاں ذکر کرتے ہیں۔

(1) صحيح الإمام مسلم: حديث:1650

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ فَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا؟

سیدنا (عبد اللہ بن مالک) ابن بحینہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ: صبح کی نماز کی اقامت کہی گئی تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ مؤذن اقامت کہہ رہا تھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: "کیا تو صبح کی چار رکعات نماز پڑھتا ہے؟"

(2) السنن الكبرى للإمام البيهقي:4545، مسند أبي داود الطيالسي:2859 (وسنده حسن)

أنبأ أبو بكر بن فورك، أنبأ عبد الله بن جعفر، ثنا يونس بن حبيب، ثنا أبو داود، ثنا أبو عامر الخزاز، عن ابن أبي مليكة، عن ابن عباس قال: كنت أصلي، وأخذ المؤذن في الإقامة فجذبني النبي صلى الله عليه وسلم وقال:" أتصلي الصبح أربعا؟"

سیدنا عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہ) بیان بیان کرتے ہیں: "میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مؤذن اقامت کہنے لگا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے کھینچا اور فرمایا: کیا تم صبح کی (فرض) نماز چار رکعتیں ادا کر رہے ہو؟"

(3) السنن الکبری للإمام البیهقي: **4551** (وسنده صحيح)

وأخبرنا أبو الحسن المقرئ، ثنا الحسن بن محمد بن إسحاق، ثنا يوسف بن يعقوب، ثنا هدبة، ثنا حماد بن سلمة، عن أيوب، عن نافع، عن ابن عمر أنه أبصر رجلا يصلي الركعتين والمؤذن يقيم، فحصبه وقال: "أتصلي الصبح أربعا؟"

سیدنا عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ دو رکعتیں پڑھ رہا تھا اور ادھر مؤذن اقامت کہہ رہا تھا۔ آپ (رضی اللہ عنہ) نے اسے کنکری ماری اور فرمایا: "کیا صبح کی نماز چار رکعت پڑھتا ہے؟"

(4) مصنف ابن أبي شيبة: **4877** (وسنده صحيح)

حدثنا ابن إدريس، عن الحسن بن عمرو، عن فضيل، عن سعيد بن جبير، أنه رأى رجلا يصلي عند إقامة العصر قال يسرك أن يقال صلى ابن فلانة ستا قال فذكرت ذلك لإبراهيم فقال كانت تكره الصلاة مع الإقامة

[سیدنا عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہ) کے شاگرد] امام سعید بن جبیر (رحمہ اللہ) نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا، ادھر عصر کی اقامت ہو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ: "کیا تمہیں یہ سن کر خوشی ہو گی کہ یہ کہہ دیا جائے کے فلاں کے بیٹے نے چھ رکعتیں پڑھی ہیں؟"

امام فضیل بن عمرو (رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا ذکر امام ابراہیم النخعی (رحمہ اللہ) سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ: "اقامت کے وقت نماز کو مکروہ خیال کیا جاتا تھا۔"

(5) مصنف ابن أبي شيبة: **4878** (وسنده صحيح)

حدثنا أبو الأحوص، عن منصور، عن فضيل بن عمرو، عن إبراهيم، قال: كانوا يكرهون الصلاة إذا أخذ المؤذن في الإقامة

امام ابراہیم النخعی (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ: "جب مؤذن اقامت شروع کردیتا تو (خیر القرون کے) لوگ (یعنی اسلاف) (نفلی) نماز کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔"

(6) مصنف ابن أبي شيبة: 4879 (وسنده صحيح)

حدثنا عمر بن أيوب، عن جعفر بن برقان، عن ميمون، قال: إذا كبر المؤذن بالإقامة فلا تصلين شيئا حتى تصلي المكتوبة

[سیدنا عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے شاگرد] امام میمون بن مہران (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ: "جب مؤذن اقامت کی تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کہہ دے تو فرض نماز کی ادائیگی تک کوئی نماز نہ پڑھو۔"

(7) مصنف ابن أبي شيبة: 4879 (وسنده صحيح)

حدثنا ابن آدم، عن إسرائيل، عن بيان، قال: كان قيس بن أبي حازم يؤمنا فأقام المؤذن الصلاة وقد صلى ركعة قال فتركها ثم تقدم فصلى بنا

حضرت بیان فرماتے ہیں کہ قیس بن ابی حازم ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے ابھی ایک رکعت پڑھی تھی کہ مؤذن نے نماز کے لئے اقامت کہہ دی، انہوں نے اپنی نماز کو چھوڑ دیا اور آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔